Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

لاہور

روزنامہ

تار کا پتہ: الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″

یوم چہارشنبہ

۶ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ

فی پرچہ ۱؎

جلد ۶/۴۰ | ۲۶ نبوت ۱۳۳۱ ہش | ۲۶ نومبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۷۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ نومبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو آج حرارت زیادہ ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا فرمائیں

لاہور ۲۵ نومبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت آج بھی بفضل تعالیٰ اچھی رہی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ؛

پاکستان میں ہندوستانی باشندوں کے داخلہ پر کنٹرول کا بل منظور ہو گیا

جعلی پاسپورٹ بنانے اور غلط بیانی سے کام لینے والے مجرموں کو دو سال قید اور جرمانہ کی سزا دی جاسکیگی

کراچی ۲۵ نومبر۔ آج شام پارلیمنٹ نے ایک قانون منظور کیا جس کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان میں ہندوستانی باشندوں کے داخلہ پر کنٹرول کیا جائے۔ ایک اور بل کی رو سے جعلی پاسپورٹ بنانے اور اس بارے میں غلط بیانی سے کام لینے والوں کو مجرم قرار دیا گیا ہے۔ ایسے مجرموں کو دو سال قید اور جرمانے کی سزا دی جا سکیگی۔ ہندوستانی باشندوں کے داخلہ پر کنٹرول کا بل دو دن کی بحث کے بعد منظور ہوا۔ مخالف پارٹیوں کے ممبروں نے اس پر کڑی نکتہ چینی کی۔

انہوں نے جو اعتراضات کئے وہ دو قسم کے تھے۔ مسٹر چٹو پادھیائے اور دھرندر ناتھ دت نے اس اصول کی مخالفت کی جس پر کہ یہ بل وضع کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا اس سے دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات میں رکاوٹ پڑے گی۔ مسٹر سندھی اور مسٹر چکرورتی نے کہا۔ اس سے لوگوں کو بہت تکلیف ہوگی۔ پہلے ہی پاسپورٹ ملنے میں کافی دیر ہو جاتی ہے۔ سب ڈویژنل افسروں کو پاسپورٹ جاری کرنے کے اختیارات دے دینے چاہئیں۔ دوسرے پاسپورٹ پر فوٹو لگانے کا طریق ختم کر دینا چاہیئے۔ حکومت کی طرف سے محکمہ خزانہ کے وزیر مملکت جناب غیاث الدین پٹھان نے بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا پاسپورٹ سسٹم اطمینان بخش ثابت ہوا ہے اس لئے حکومت نے بہتر سمجھا ہے کہ متعلقہ آرڈیننس کو باضابطہ قانون کی شکل دے دی جائے۔ انہوں نے مزید کہا۔ اس قانون کا مقصد بین الملکی آمدورفت بند کرنا نہیں ہے۔ بلکہ یہ آمدورفت کو باضابطہ بنانے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ انہوں نے مسٹر چکرورتی کو یقین دلایا کہ حکومت ان کی پیش کردہ تجاویز پر غور کرے گی۔ مسٹر مفیض الدین احمد عبد اللہ المحمود اور شمس الدین احمد نے بھی بل کی حمایت میں تقریریں کیں۔ مسٹر عبد اللہ المحمود نے کہا مجھے اس بات سے اختلاف ہے کہ پاسپورٹ سسٹم سے دونوں ملکوں کے تعلقات پر برا اثر پڑے گا۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ شرانگیز لوگوں کو ایک دوسرے کے ہاں آنے جانے سے روکا جائے۔ اس کی وجہ سے ایک دوسرے کے خلاف شبہات دور ہوں گے اور مفاہمت کا جذبہ بڑھے گا ؛

ملکہ الزبتھ سے خواجہ ناظم الدین کی ملاقات

کراچی ۲۵ نومبر۔ انگلستان کی ملکہ الزبتھ دوم نے قصر بکنگھم میں آج وزیر اعظم پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین سے ملاقات کی۔ وہ جمعرات سے شروع ہونے والی دولت مشترکہ کی کانفرنس میں پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔ برطانوی وفد ۵ ممبران پر مشتمل ہوگا۔ اور مسٹر چرچل اس کے لیڈر ہوں گے۔

عراق میں مارشل لا کے نفاذ کے بعد حالات معمول پر آگئے

بغداد ۲۵ نومبر۔ عراق میں مارشل لا کے نفاذ کے بعد سے حالات معمول پر آنے شروع ہو گئے ہیں۔ آج مظاہرے وغیرہ کا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔ کل اکا دکا مظاہرے ہوئے تھے جنہیں فوجی دستوں نے گولی چلائے بغیر منتشر کر دیا۔ آج سے بغداد میں سرکاری دفاتر کارخانے اور دکانیں کھل گئی ہیں۔ سکول اور تمام کالج بدستور بند ہیں [illegible] سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اتوار کے روز فسادات میں ۴ پولیس والے اور ۶ مظاہرین ہلاک ہوئے تھے زخمی ہونے والوں کی تعداد ۸۰ ہے۔ جس میں ۵۰ پولیس کے سپاہی اور ۳۰ مظاہرین شامل ہیں۔ پولیس اب تک ڈیڑھ سو آدمیوں کو گرفتار کر چکی ہے۔ ان میں اکثریت کمیونسٹوں کی ہے۔ نئے وزیر اعظم جنرل نورالدین محمود نے کل رات ایک نشری تقریر میں ۸ نکاتی پروگرام کا اعلان کیا۔ اس میں وعدہ کیا گیا ہے کہ مارشل لا جلد ختم کر دیا جائے گا۔ براہ راست ووٹوں کے ذریعہ انتخابات عمل میں آئینگے ٹیکس گھٹانے اور فوجوں کو مضبوط بنانے کے علاوہ نظم و نسق کی بدعنوانیوں کا خاتمہ کیا جائے گا۔

موتبلیغ میں اپنی سرکاری پوزیشن کو ناجائز طور پر استعمال نہ کر سکے گا۔ جو ملازمین ایسا کرتے ہوئے پائے جائینگے ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی ؛

سندھ میں ۲ لاکھ گانٹھ کپاس زیادہ پیدا ہوگی

حیدرآباد سندھ ۲۵ نومبر۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ سندھ میں ۲ لاکھ گانٹھ کپاس اس سال زیادہ پیدا ہوگی۔ کل پیداوار کا اندازہ ۸ لاکھ گانٹھ ہے۔ صوبے سے کپاس کی برآمد شروع ہو گئی ہے۔ اب تک ۳۰ ہزار گانٹھ بیرونی ملکوں کو روانہ کی جا چکی ہے ؛

سرکاری ملازمین کے ضابطہ میں نئی دفعہ کے اضافہ پر غور و خوض

لاہور ۲۵ نومبر۔ حکومت پنجاب سرکاری ملازمین کے ضابطہ میں ایک نئی دفعہ کے بڑھانے پر غور کر رہی ہے اس کی رو سے کوئی سرکاری ملازم یا افسر اپنے عقائد کی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

ختم شد بر نفسِ پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

آفتابِ ہر زمین و ہر زماں
رہبرِ ہر اسود و ہر احمرے

ترجمہ۔ اس کے پاک وجود پر ہر ایک کمال ختم ہوا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ہر ایک پیغمبر (کے دور) کا اختتام ہو گیا۔ وہ ہر ایک اور ہر زمانہ کا سورج ہے۔ اور ہر ایک کالے اور گورے کا راہنما۔ (درثمین فارسی)

★ ★

وزیر خزانہ بھی لنڈن پہنچ گئے

لنڈن ۲۵ نومبر۔ پاکستان کے وزیر خزانہ جناب محمد علی کل رات بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے لنڈن پہنچ گئے۔ وہ جمعرات سے شروع ہونے والی دولت مشترکہ کی کانفرنس میں وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین کے ساتھ شریک ہوں گے۔ اب تک پاکستان ہندوستان نیوزی لینڈ اور جزائر غرب الہند کے وفد لنڈن پہنچ چکے ہیں۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر منزیز کل پہونچنے والے ہیں ؛

آئزن ہاور سے سنگمن ری کی ملاقات

سیئول ۲۵ نومبر۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ جنوبی کوریا کے صدر ڈاکٹر سنگمن ری جب امریکہ کے صدر منتخب جنرل آئزن ہاور سے ملیں گے تو اس بات پر زور دیں گے کہ جنوبی کوریا کی فوجوں کو مضبوط بنایا جائے۔ وہ اس خیال کے بھی حامی ہیں کہ کمیونسٹوں پر بھرپور حملہ کیا جائے۔ وہ کوریا کی جنگ میں چینی فوج یا جاپانی علیے کی براہ راست شرکت کے خلاف ہیں۔ خیال ہے آزاد کوریا کو متحد کرنے کا سوال بھی زیر غور آئے گا ؛

میانوالی میں ہسپتال کی تعمیر کے لئے دس لاکھ روپے کی منظوری

لاہور ۲۵ نومبر۔ حکومت پنجاب نے میانوالی میں ایک سول ہسپتال کی تعمیر کے لئے دس لاکھ روپے منظور کئے ہیں۔ اس ہسپتال میں ۱۲۵ مریضوں کی رہائش کا انتظام ہوگا۔ اس کا سنگ بنیاد عنقریب رکھا جائے گا۔

— کراچی ۲۵ نومبر کراچی ہوائی کلب کا ایک "ٹائیگر ماتھ" ہوائی جہاز جو دیہاتی علاقے میں تربیتی پرواز کے لئے روانہ ہوا تھا۔ آج شام سے لاپتہ ہے۔ اس میں ایک انسٹرکٹر اور ایک زیر تربیت ہواباز تھا ؛

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

عزیزہ امۃ اللطیف سلمہا کی تقریب رخصتانہ

اور احباب کی دعاؤں اور مبارکباد کا شکریہ

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

میں نے الفضل مورخہ ۶ نومبر ۱۹۵۲ء میں اپنی سب سے چھوٹی لڑکی عزیزہ امۃ اللطیف سلمہا کی تقریب رخصتانہ کا ذکر کرکے کہ اس کا رخصتانہ ۱۳ نومبر بروز جمعرات قرار پایا ہے۔ دوستوں سے دعا کی تحریک کی تھی۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریب تاریخ مقررہ پر میرے مکان ربوہ میں بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور کثیر تعداد بزرگوں اور عزیزوں اور دوستوں کی دعاؤں کے ساتھ تکمیل کو پہنچی۔ اور میں اپنے آخری بچہ کے متعلق اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک و نرجوا من ربنا خیر الدنیا والاٰخرۃ۔

جیسا کہ میں نے اپنے سابقہ اعلان میں ذکر کیا تھا۔ بچوں کی شادی ایک اندھیرے کا قدم ہوتی ہے۔ جس کے انجام کا علم خدائے علیم و خبیر کے سوا اور کسی کو نہیں ہوتا۔ والدین نیک امیدوں کے ساتھ ایک قدم اٹھاتے ہیں۔ مگر اسے خیر و برکت کے ساتھ انجام تک پہنچانا اور اس کے نتائج کو بابرکت بنانا صرف خدائے رحیم و کریم کے اختیار میں ہے۔ اور اسی کے فضل و رحمت پر بھروسہ کرکے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی درد بھری دعاؤں کو دہراتے ہوئے میں نے اس بچی کو اپنے گھر سے رخصت کیا ہے۔ لڑکیوں کا پودا اگتا ایک باغ میں ہے۔ مگر بالآخر نصب ہوتا اور پنپتا دوسرے باغ میں ہے۔ اور اس نئے باغ کی زمین اور پانی اور ہوا کا موافق آنا صرف خدا کے علم اور خدا کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ علیہ توکلنا والیہ ننیب۔

میں نے یہ بچی اس خاندان میں دی ہے۔ جس سے رخصت ہو کر حضرت اماں جان ام المومنین نور اللہ مرقدھا ہمارے خاندان میں آئی تھیں۔ میری دعا ہے۔ کہ جس غیر معمولی رنگ میں خدا تعالیٰ نے حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کا ہمارے خاندان میں آنا ان کے لئے اور ہمارے خاندان کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنایا۔ اسی طرح ہمارا آسمانی آقا میری اس بچی کا حضرت اماں جان مرحومہ مغفورہ والے خاندان میں جانا اس کے لئے اور اس خاندان کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ کرے اور اسے حسنات دارین کا موجب بنائے آمین۔ یا ارحم الراحمین۔

میں ان کثیر التعداد دوستوں کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس موقع پر اپنی شرکت کے ذریعہ یا تاروں اور خطوط کے ذریعہ ہماری خوشی میں حصہ لیا۔ اور اپنی مخلصانہ دعاؤں سے اس عاجز اور اس عاجز کی اولاد کو نوازا۔ اور بعض محبین نے اس موقع پر اخلاص و محبت کے تحائف بھی بھجوائے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ اور دین و دنیا کی خوشیوں سے نوازے۔ آمین۔

تحائف کا ذکر میں نے اپنی عادت اور فطری رجحان کے بالکل خلاف اس لئے کیا ہے۔ کہ تحائف کے متعلق خدائے تبارک و تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ وعدہ تھا۔ جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد جگہ ذکر کیا ہے۔ اور اس پر خدا کا شکر ادا فرمایا ہے۔ پس میں نے بھی اپنی فطری حیا اور حجاب کو بزور دبا کر اس جگہ اس کا ذکر کر دینا مناسب خیال کیا ہے۔ تا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس متبرک ورثہ کا دامن تھام کر اپنے آسمانی آقا اور اپنے دینی بھائیوں کا شکریہ ادا کر سکوں۔ ومن لم یشکر الناس لم یشکر اللہ واللہ علیم بنیتی و ھو علیم بذات الصدور۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۳ نومبر ۱۹۵۲ء

یومیہ ۱۹۵۳ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے سالہائے ماسبق کی طرح امسال بھی "یومیہ" ۱۹۵۳ء مفید اضافوں کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ علاوہ دیگر ضروری امور کے ربوہ میں گاڑیوں کے اوقات آمد و رفت۔ ربوہ سے بڑے بڑے سٹیشنوں تک (درجہ وار) شرح کرایہ کی فہرست بھی دی گئی ہے۔ دوستوں کی خواہش پر اب کی بار جیبی سائز (یعنی ۲۲×۱۸/۸) رکھا گیا ہے۔ خوشنما ٹائپ۔ کپڑے کی مضبوط اور خوبصورت جلد ہوگی۔ احباب اپنے لئے جلد ہی ریزرو کرائیں۔ قیمت کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔ اس دفعہ ترتیب دینے میں نے خود عملہ کی مدد کی ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ احباب اسے پسند فرماویں گے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

"مسائل زکوٰۃ معلوم کرنے کے لئے اگر ضرورت ہو۔ تو نظارت ہذا سے رسالہ "مسائل زکوٰۃ" طلب فرمائیں۔ جو مفت پیش کیا جائیگا۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد قریب آ گئی

قابل توجہ عہدیداران و مخلصین جماعت

تحریک جدید کے سال رواں میں وعدوں کے پورا کرنے کا آخری وقت قریب ہے۔ چاہیئے کہ میعاد کا آخری وقت یعنی ۳۰ نومبر آنے سے پہلے تحریک جدید کے تمام احباب کے وعدے سو فی صدی پورے ہو چکے ہوں۔ جیسا کہ گذشتہ خصوصاً پہلے تیرہ سالوں میں ہوتا رہا ہے۔

اب سلسلہ کے لئے بہت زیادہ قربانی کا وقت آ گیا ہے۔ مخلصین کو اللہ تعالیٰ توفیق بخشے گا۔ گذشتہ سال جب کہ ۹ ماہ سال سے گذر چکے تھے۔ تحریک جدید کی وصولی بہت کم تھی۔ اور تحریک جدید کی مالی حالت خطرناک صورت اختیار کر رہی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے مخلصین کو پکارا۔ اور وہ لبیک یا امیر المومنین کہتے ہوئے حاضر ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے وعدے پورے ہوئے۔

پس وہ احباب جن کے ذمہ تحریک جدید کا چندہ ہے۔ اور وعدہ پورا نہیں ہوا۔ انہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ میں توجہ دلانا مناسب ہے۔ تا وہ جلد سے جلد اپنا عہد پورا کریں۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید ہر ایک وعدہ کرنے والے کو اس کے وعدہ کی اور وصولی کی اطلاع کر چکا ہے۔ بلکہ عہدیداران کو اسم وار فہرست بھی بھجوا دی گئی ہے۔ تا زیادہ توجہ سے اس ماہ میں اپنے وعدے وصول کرکے پورے کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"آخر جو احمدی کہلاتا ہے۔ وہ مکان کی ایک اینٹ بن چکا ہے۔ وہ تحریک جدید کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اس نے بیعت کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے۔ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ میں دین کے لئے جان و مال اور عزت سب کچھ قربان کر دوں گا۔ اس کا چندہ ادا نہ کرنا محض سستی اور غفلت ہے۔"

"یہ دین کا کام ہے۔ یہ سب کاموں پر مقدم ہے۔ اگر آپ لوگوں کو اب ادائیگی میں تکلیف کرنی پڑتی ہے۔ تو وہ تکلیف تمہیں برداشت کرنی پڑے گی۔"

"اے خدا تو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک پیدا کر۔ اے خدا تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما۔ جو لوگوں کے دلوں کو زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں۔ اے خدا اس آمادگی کے بعد پھر تو اپنے فرشتوں کو اس بات پر مامور فرما۔ کہ جو لوگ وعدہ کریں۔ وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں۔"

(وکیل المال تحریک جدید)

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام قریب ہیں!

ہمارا جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالیٰ دسمبر ۱۹۵۲ء کے آخری ہفتہ میں ربوہ دار الہجرت میں منعقد ہوگا۔ جلسہ سالانہ کے چندہ کو ایک لازمی چندہ قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کی شرح ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ مقرر ہے۔ اگر یہ چندہ جلسہ سالانہ سے قبل ادا کر دیا جائے۔ تو جلسہ سالانہ کے انتظامات بسہولت ہو سکتے ہیں۔

جلسہ سالانہ میں اب قریباً ایک ماہ رہ گیا ہے۔ آج کل چندہ جلسہ سالانہ فراہم ہو رہا ہے۔ آپ بھی جلسہ سے قبل اپنے ذمہ کا چندہ جلسہ سالانہ ادا فرماویں۔ تاکہ اس جلسہ سالانہ کے انعقاد میں آپ کا بھی حصہ ہو جسکو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے۔ آمین

(نظارت بیت المال۔ ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور
۲۶ نومبر ۱۹۵۲ء

اچھے شہری بنانے کی مہم

معلوم ہوا ہے کہ "لوکل سیلف "گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ نے لاہور میں "اچھے شہری بنو" کی مہم کل سے لاہور میں شروع کی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ جب یہ مہم لاہور میں کامیاب ہو جائے گی۔ تو اسے صوبہ کے دوسرے شہروں میں بھی چلایا جائے گا۔ مہم کا آغاز ایم اے او کالج کے طلباء سے خطاب سے کیا گیا ہے۔ جس میں انہیں اچھے شہری بننے کے سلسلہ میں معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ پروگرام یہ ہے کہ کالجوں اور سکولوں کے طلبا کیلئے شہریت کے اصولوں اور ملک میں ایک شہری کے حقوق اور حیثیت کے بارے میں مختلف لیکچروں کا ایک سلسلہ جاری کیا جائے

ہماری دانست میں یہ نہایت نیک اقدام ہے۔ اور جہاں تک ممکن ہو اس کو جلد از جلد وسعت دینی چاہیئے۔ اور اس کا حلقہ نہ صرف طلباء تک محدود رکھا جائے بلکہ سرکاری محکموں کے ملازمین بڑی فرموں اور کارخانوں کے عملوں بلکہ شہر کے محلوں میں بھی اس کا چرچا کیا جائے اور عام پراپیگنڈا کے تمام ذرائع استعمال کئے جائیں۔

سچی بات یہ ہے کہ آج مسلمانوں میں اس چیز کا سخت قحط ہے حالانکہ اسلام ایک ایسا دین ہے کہ اس نے زندگی کے اس پہلو کے لئے بھی نہایت مفید ہدایات دے رکھی ہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اسلامی معاشرہ کی روح ہی یہ ہے کہ انسانوں کو باہم میل جول اور تعلقات میں ایک ایسا مستحسن طریق اختیار کرنے کے لئے تربیت دی جائے۔ کہ جس سے ہر ایک شہری پورے اعتماد اور اطمینان سے زندگی بسر کرے۔

قرآن کریم جہاں اعلےٰ روحانی مدارج کے حصول میں ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ وہاں وہ معمولی دنیوی معاملات کو بھی بطریق احسن نبھانے پر زور دیتا ہے وہ نہ صرف ہماری روح کی پاکیزگی کے اصول بتاتا ہے۔ بلکہ جسم کی پاکیزگی کو بھی زیر نگاہ رکھتا ہے وہ حقوق اللہ ہی پر زور نہیں دیتا۔ بلکہ حقوق العباد کی اہمیت بھی واضح کرتا ہے وہ اللہ تعالےٰ سے لقا کے راستے ہی نہیں دکھاتا۔ بلکہ انسانوں سے ملاقات کے طور طریق بھی سمجھاتا ہے۔ وہ ہمیں یہی نہیں سکھاتا کہ عبادت سے ہم کس طرح اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔ بلکہ وہ یہ بھی سکھاتا ہے کہ اگر ہم اپنے رشتہ داروں اور دوستوں سے ملنے کے لئے ان کے گھروں میں جائیں۔ تو ہمیں کن کن باتوں کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ وہ یہی تاکید نہیں کرتا کہ ہم اللہ تعالےٰ سے اپنے عہد نبھائیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ بندوں سے ایفائے وعدہ کی بھی تلقین کرتا ہے

قرآن کریم کی تعلیم یہی نہیں کہ خدا تعالےٰ اور اس کے رسول سے بغاوت نہ کرو۔ بلکہ اس کی یہ بھی تعلیم ہے کہ زمین میں فتنہ و فساد نہ پھیلانے پھرو اور آئین پسندی کو اپنا شعار بناؤ۔ وہ صرف صلہ رحمی کی ادائیگی کا سبق نہیں دیتا اور نہ صرف ہمساؤں دوستوں اور آشناؤں سے سلوک کرنے کی ہدایت دیتا ہے بلکہ وہ اجنبیوں اور ابنائے السبیل کے حقوق کی نگہداشت کرنے کی بھی نصیحت کرتا ہے

الغرض اسلام ہمیں ایک پوری شہری زندگی کا بہترین لائحہ عمل دیتا ہے اور اگر ہم اس پر عمل کریں تو دنیا کے سامنے شہریت کا ایک اعلےٰ نمونہ پیش کر سکتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ہمارے علماء نے ان باتوں کو شاید چھوٹی چھوٹی باتیں سمجھ کر بالکل نظر انداز کر رکھا ہے اور حکومتی اقتدار کے حصول کے سوا ان کی دانست میں اور کوئی بات قابل توجہ ہی نہیں۔

دراصل یہ ہمارے علماء کا کام تھا کہ وہ عوام کو ایک اسلامی شہری زندگی بسر کرنے کے طریقے سکھاتے ان کے سامنے اپنا نمونہ پیش کرتے مگر وہ ایسی باتوں میں اپنا وقت کب ضائع کرنا گوارا کر سکتے تھے۔ اسلئے ہمیں اچھا شہری بننے کے لئے ابھی مغربی استادوں کے پاس جانا پڑتا ہے۔ حالانکہ اسلامی تعلیم کا مقصد ہی انسان کو ایک اچھا شہری بنانا ہے ایسا انسان جو اپنے خوشگوار کردار سے اپنے لئے۔ اپنے ہمسایوں کے لئے اپنے ہم وطنوں کے لئے بلکہ تمام دنیا کے لئے زندگی کو ایک جنت بنا دے۔

کیا آئین سازی پر مودودیوں کا اجارہ ہے؟

مودودیوں کے اخبار "تسنیم" کے مسٹر مکلف برطرف" لکھتے ہیں۔

• "خواجہ (ناظم الدین) صاحب نے اپنے اعلان میں یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ پاکستان کا دستور اسلامی ہوگا۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ زیر ترتیب دستور غیر اسلامی ہوگا۔ وہ شر انگیزی کرتے ہیں واقعی خواجہ صاحب کو ایسے شر انگیز لوگوں کا زن بچہ کو لہو میں پلوا دینا چاہیئے بھلا پاکستان کا دستور مرتب کرنیوالی جن کمیٹیوں میں (محی الدین والسنۃ) شیخ الاسلام الحاج خواجہ ناظم الدین امام الحاج عبدالرب نشتر مجتہد العصر نواب مشتاق احمد گورمانی امام ظفر اللہ قادیانی اور امام چٹو پادھیا وغیرہ ہم ایسے فاضل اجل عالم باعمل کتاب و سنت میں گہری بصیرت رکھنے والے حضرات شریک ہو رہے ہوں ان کا مرتب کردہ دستور کس طرح غیر اسلامی ہو سکتا ہے"۔

(روزنامہ تسنیم ۵ ۲ نومبر دراصل ۲۴ نومبر ۵۲ء)

ابھی دستور منظر عام پر آ نہیں چکا۔ خواجہ ناظم الدین فرما رہے ہیں کہ دستور اسلامی اصولوں کے مطابق وضع کیا گیا ہے۔ مگر مودودیئے ہیں۔ کہ قبل از مرگ واویلہ ہی کو اپنا کارنمایاں سمجھتے ہیں۔ دستور کی انہیں پرواہ ہی کیا ہے وہ تو صرف یہ دیکھتے ہیں کہ اس پر مودودی صاحب اور محمد علی جالندھری احراری کی مہر ہے یا نہیں۔ ان کے خیال میں احراریوں اور مودودیوں کے سوا پاکستان کا دستور بنانے کا کوئی دوسرا حقدار نہیں ہے اور نہ ان کے سوا کوئی اسلامی دستور کے نشیب و فراز کو سمجھنے کی اہمیت رکھتا ہے۔ جب تک کسی نے پکی روٹی سے تعلیم کا آغاز نہ کیا ہو۔ جب تک کسی کو مودودی صاحب کی طرح قرآن کریم کی آیت کے ٹکڑے الگ کر کے سیاق و سباق سے بالکل متضاد معنی نکالنے کا فن نہ آتا ہو جب تک اسلام کو بھی لادینی ازموں کی طرح ایک ازم بنا کر پیش نہ کیا جائے اور پھر جب تک گلیوں اور بازاروں میں اسلامی شریعت کا مذاق اڑانے کے ڈھب نہ آتے ہوں۔ کسی کو اسلامی قانون کا نام لینے کا حق ہی کیا ہے۔

اگر مودودیوں کو یہ لوگ پسند نہیں ہیں۔ تو ہم انہیں مشورہ دیتے ہیں کہ ان کی جگہ اختر علی خاں آف زمیندار اور مظفر علی شمسی کو دستور ساز اسمبلی میں بھجوا دیں کیونکہ آجکل پنجاب میں یہی شیخ الاسلام موجود ہیں۔ انتخابات کا انتظار نہ کریں۔ کیونکہ انہیں انتخابات کا تلخ تجربہ ایک بار نہیں دو بار نہیں بلکہ پورے تین بار ہو چکا ہے۔ دستخطوں کا طریقہ خوب ہے اسلامی قانون کے نام پر لوگ اندھا دھند دستخط کر دیتے ہیں۔ اگر ایسی ہی ضرورت ہوئی تو خاموش جلوس سے کام لیا جا سکتا ہے اور یہی دو طریق تواتر سے ثابت ہیں۔

تنقید و نظر

جماعت اسلامی پر ایک نظر

تصنیف:۔ شیخ محمد اقبال صاحب ایم اے
ناشرین:۔ ملک دین محمد اینڈ سنز تاجران کتب بل روڈ لاہور۔ میکلوڈ روڈ کراچی
قیمت:۔ ایک روپیہ آٹھ آنے ناشرین سے مندرجہ بالا پتوں پر مل سکتی ہے۔
لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ عمدہ

یہ بڑی تختی کی کوئی ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب ہے۔ جس میں مودودی صاحب کے کیریکٹر اور ان کی تحریک کا کسی قدر تفصیل سے جائزہ لیا گیا ہے۔ مودودی صاحب کون تھے کیا تھے اور کہاں تھے۔ پھر کیا سے کیا بن گئے۔ آپ کا مبلغ علم کتنا ہے۔ آپ نے ابتداء میں کیا کیا قلابازیاں کھائیں۔ اور آپ کی موجودہ تحریک میں جو قول و فعل کا تضاد ہے، اس کی بنیاد کیا کیا باتیں ہیں۔ مصنف نے ان تمام باتوں کو ایک متین اور عالمانہ رنگ میں بیان فرمایا ہے۔ مودودی صاحب کی ذہنیت کا حقیقی پس منظر معلوم کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ الفضل میں ہم گاہ بگاہ اس کے اقتباسات دیں گے۔ فی الحال آپ کی پبلک زندگی کے آغاز کا ایک واقعہ آپ کے ایک واقف حال کی زبان سے یہاں درج کیا جاتا ہے بمبئی کے مشہور کانگرسی اور احراری لیڈر مسٹر علی بہادر خاں اخبار "ہلال نو" میں لکھتے ہیں

"۲۸ برس قبل جب جبل پور میں مولانا مودودی کے ایک مقالہ پر "تاج" کے پرنٹر پبلشر گرفتار ہوئے تو مولانا مودودی جو "تاج" کے ایڈیٹر تھے گرفتاری سے بچنے کے لئے یکایک دہلی روانہ ہو گئے۔ اور ان کے اس فعل کی وجہ سے راقم الحروف کا مستقبل کچھ سے کچھ ہو گیا جبل پور کے قوم پرست مسلمانوں اور کانگریسی ہندوؤں نے مجھے "تاج" کی ادارت پیش کی اور میں نے قبول کر لی۔ یہاں سے میری صحافت کا دور شروع ہوتا ہے۔ نہ مولانا ابوالاعلےٰ مودودی اس اخبار کو لاوارث چھوڑ کر یکایک جبل پور سے روانہ ہو جاتے نہ میں اس پیشہ میں قدم رکھتا۔ ان کے جیل سے بچنے کے جذبہ نے میری زندگی کو بدل ڈالا"۔ (ہلال نو ۱۰ اکتوبر ۴۸ء)

شذرات

احراریوں کے شیخ العرب والعجم کون؟

مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مرحوم نے آج سے سات برس پیشتر مولوی حسین احمد مدنی کے نام ایک طویل مراسلہ میں لکھا۔

"دارالعلوم دیوبند کے طلباء نے جو گندی گالیاں اور فحش اشتہارات اور کارٹون ہمارے متعلق چسپاں کئے۔ جن میں ہم کو ابوجہل تک کہا گیا۔ اور ہمارا جنازہ نکالا گیا۔ آپ حضرات نے اس کا کوئی بھی تدارک کیا تھا؟ آپ کو معلوم ہے۔ کہ اس وقت دارالعلوم کے تمام مدرسین مہتمم اور مفتی سب باستثنا ایک دو کے بالواسطہ یا بلا واسطہ مجھ سے نسبت تلمذ رکھتے ہیں۔ **دارالعلوم کے طلباء نے میرے قتل تک کے حلف اٹھائے اور وہ فحش اور گندے مضامین میرے دروازے پر پھینکے کہ اگر ہماری ماں بہنوں کی نظر پڑ جاتے تو ہماری آنکھیں شرم سے جھک جاتیں۔** کیا آپ میں سے کسی نے بھی اس پر ملامت کا کوئی جملہ کہا۔ بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ **بہت سے لوگ ان کمینہ حرکات پر خوش ہوتے تھے۔**"

(مکالمۃ الصدرین صفحہ ۳۲)

یہی مولوی صاحب جنہوں نے اپنے استاذ علامہ شبیر احمد عثمانی سے قائد اعظم اور پاکستان کی حمایت کے جرم میں اس قدر ناروا سلوک پر خوشی کے شادیانے بجائے کہ **پوری انسانیت روپوش ہو گئی۔** احراریوں کے مقدس راہ نما ہیں اور آزاد جیسا رذیل چیتھڑا انہیں شیخ العرب والعجم کے نام سے یاد کر رہا ہے۔ (آزاد ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

مسلمان سوچیں کہ مولوی حسین احمد مدنی جیسے معاند پاکستان کو شیخ العرب والعجم قرار دینے والے **پاکستان کے وفادار ہو سکتے ہیں؟**

احراری غنڈے نے ایک پاکستانی شہید کر دیا

مولوی محمد علی جالندھری نے لکھا ہے:۔

"ہم نے کبھی تشدد نہیں کیا۔ احرار کے خلاف تشدد کا ایک واقعہ بھی پیش نہیں کیا جا سکتا۔" (زمیندار ۱۶ نومبر ۱۹۵۲ء)

لدھیانہ کے ایک مسلم لیگی کے قلم سے احراری تاریخ کا ایک واقعہ سنیئے۔

"لدھیانہ میں احراری ہر محلہ میں لاؤڈ سپیکر لگا کر مسلم لیگ اور پاکستان کے مخلص لیڈروں کو صریحاً گالیاں دیتے ہیں۔ اور مسلم لیگیوں کو اشتعال دلاتے ہیں **مولانا حبیب الرحمٰن نے گزشتہ جمعہ میں ایک تقریر میں کہا۔ جو مسلم لیگی تمہارے سامنے ذرا بولنے کی جرأت کرے اس کا سر چھوڑ دو۔** چنانچہ بازار میں انہوں نے ایک ہندو کانگرسی کے مکان پر لاؤڈ سپیکر لگا رکھا تھا۔ اور صاف الفاظ میں ہم کو گالیاں دے رہے تھے۔ ایک پاکستانی مجاہد نے کہا احرار یو اس آواز کو بند کر دو۔ لیکن وہ باز نہ آئے۔ خیر آپس میں لڑائی ہو گئی۔ بعد میں عبدالرحمٰن نے محمد صدیق پسر محمد حیات کشمیری کے پیٹ میں ایک چاقو جس کی لمبائی ۶" اور چوڑائی ۲ انچ تھی گھونپ دیا۔ **چاقو پاکستانی مجاہد کے جگر دل کلیجے کو کاٹتا ہوا پار ہو گیا۔**"

(حیات محمد علی جناح ص ۲۶۱)

پاکستانی مجاہد کو شہید کرنے والو! کون نہیں جانتا کہ تمہاری تاریخ کا ایک ایک ورق خون آلود ہے۔ پھر کیا صلح پسندی کا نعرہ لگا کر امت مصطفےٰ کے خون سے دوبارہ ہولی کھیلنا چاہتے ہو؟

اصول کی جنگ

امریکہ میں ری پبلکن پارٹی کے برسر اقتدار آ جانے سے دنیائے سیاست میں مختلف اہم تبدیلیوں کی توقع کی جا رہی ہے۔ بعض ممالک ڈیموکریٹک پارٹی کے شکست کھا جانے کو کوئی نیک فال نہیں سمجھتے۔ برخلاف اس کے بعض ممالک برسر اقتدار پارٹی سے خوشگوار امیدیں وابستہ کئے ہوئے ہیں۔ مغربی ممالک کی سیاسی پارٹیوں میں امتیازی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ ہمارے ملک کے عام رواج کی طرح وہاں پارٹیوں کی تشکیل پہلے نہیں ہوتی۔ بلکہ **پہلے چند اصول وضع کئے جاتے ہیں اور پھر ان کو بروئے کار لانے کے لئے** پارٹی کا قیام ہوتا ہے۔

اسی لئے ان ممالک میں الیکشن کو اقتدار کی جنگ نہیں اصول کی جنگ سمجھا جاتا ہے۔ اور جب کوئی پارٹی زمام حکومت سنبھالنے کے لئے آ جاتی ہے۔ تو دنیا بھر میں اسکے رد عمل کے چرچے سیاسی دلچسپی کا مرکز بن جاتے ہیں۔

لیکن یہ عجیب تماشہ ہے کہ یہ سیاسی پارٹیاں اپنے ملکی انتخابات یا عمومی تنظیم کے وقت جس طرح کمال دیانت داری سے اصول کی جنگ لڑتی ہیں۔ اسی طرح بین الاقوامی معاملات میں نہایت بد دیانتی سے بے اصولاپن دکھاتی ہیں۔

پس جب تک یہ اصول پسند پارٹیاں بین الاقوامی معاملات میں بھی اصول پسند نہیں ہو جاتیں۔ دنیا کا کوئی ملک اور کوئی قوم اطمینان کا سانس نہیں لے سکتے۔

رسالہ خالد کی آئندہ اشاعت کے متعلق اعلان

ایک قانونی روک کے پیدا ہو جانے کی وجہ سے ممکن ہے خالد کا دسمبر کا پرچہ وقت پر شائع نہ ہو سکے کوشش کی جا رہی ہے کہ روک جلد سے جلد دور ہو جائے۔ دفتر پرچہ مرتب کر رہا ہے۔ جونہی اجازت ملی پرچہ طبع کرا کر خریداروں کو بھجوا دیا جائے گا۔ یہ اعلان بغرض اطلاع شائع کیا جا رہا ہے۔ تا مجالس اطمینان رکھیں۔ (منیجر خالد ربوہ)

تیونس و مراقش کے مطالبۂ آزادی کی حمایت میں

مختلف احمدی جماعتوں کی قراردادیں

سیالکوٹ

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کا یہ اجلاس زیر صدارت امیر صاحب جماعت احمدیہ سیالکوٹ متفقہ طور پر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کرتا ہے۔

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ متفقہ طور پر تیونس اور مراکش کے عوام کے مطالبۂ آزادی کی متحدہ طور پر پُرزور حمایت کرتی ہے اور ان ممالک پر فرانس کے قبضہ کی مذمت کرتی ہے۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ

اوکاڑہ

جماعت احمدیہ اوکاڑہ کا یہ اجلاس اہل تیونس و مراکش کے مطالبہ آزادی کو صحیح جائز سمجھتے ہوئے اس کی پُرزور حمایت کرتا ہے۔ اور اقوام متحدہ سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ مراکش و تیونس کے باشندوں کو فرانسیسیوں کے ظلم و ستم اور غلامی سے جلد از جلد نجات دلائی جائے۔ تاکہ اہل مراکش و تیونس بھی دنیا کی دوسری آزاد اقوام کی طرح زندگی بسر کر سکیں۔ (سیکرٹری جماعت احمدیہ اوکاڑہ)

جڑانوالہ

جماعت احمدیہ جڑانوالہ کا یہ اجلاس تیونس و مراکش کے مطالبہ آزادی کی پُرزور تائید کرتا ہے۔ اور اقوام متحدہ سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ان ممالک کے عوام کے حق خود اختیاری کو تسلیم کرتے ہوئے انہیں فرانس کے غیر منصفانہ تسلط سے جلد از جلد آزاد کرائے۔ (سیکرٹری امور عامہ)

شیخوپورہ

جماعت احمدیہ شیخوپورہ کا یہ اجلاس تیونس اور مراکش کے مطالبہ آزادی کی پُرزور حمایت کرتا ہے۔ اور اقوام متحدہ پر واضح کرتا ہے۔ کہ وہ ان ممالک کے عوام کی حق خود اختیاری کو تسلیم کرتے ہوئے انہیں فرانس کے غیر منصفانہ تسلط سے جلد آزاد کرائے۔ امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ

کیمل پور

جماعت احمدیہ کیمل پور تیونس اور مراکش کے مطالبۂ آزادی کی پرزور حمایت کرتا ہے۔ اور اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ فرانس کے موجودہ قبضہ کو غیر منصفانہ قرار دے کر ہر دو ممالک کو اس کے پنجۂ استبداد سے رہائی دلائے۔ (امیر جماعت احمدیہ کیمل پور)

ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جب بھی کوئی اطلاع یا خبر اشاعت کے لئے بھیجی جائے۔ تو اس پر مقامی جماعت کے امیر کے تصدیقی دستخط ضرور ہونے چاہئیں۔ بصورت دیگر ادارہ کو اس کی اشاعت سے معذور سمجھا جائے۔ (ادارہ)

مہاراجہ کشمیر کے ان پرانے نمک خواروں کی پاکستانی مفاد سے صریح غدّاری

ایسے نازک موقعہ پر وزیر خارجہ کے خلاف گند اچھالنا خالی از علّت نہیں ہے

(مسعود احمد)

آج مسئلہ کشمیر کی نزاکت اور پاکستان کا مفاد پکار پکار کر تقاضہ کر رہا ہے کہ مولوی اختر علی خاں جیسے خاقبت نااندیشوں کا (جو مہاراجہ کشمیر کا نمک کھا کھا کر پروان چڑھے ہیں) مُنہ بند کیا جائے۔ اگر یہ لوگ بے ناتھے بیل کی طرح دندناتے اور ملکی مفاد کو پیروں تلے روندتے رہے تو پھر پاکستان کا کامیاب ہونا محال ہے۔ یہ حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اگر کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہو رہا تو اس کی ذمہ داری مولوی اختر علی جیسے مہاراجہ کشمیر کے پرانے نمک خواروں پر ہے جو وزیر خارجہ کے خلاف گند اچھال اچھال کر پاکستان کی آواز کو بے اثر بنانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔

مولوی اختر علی خاں نے زندگی کے آلہ کار روزنامہ زمیندار کی ۲۰ نومبر کی اشاعت میں اپنے نام سے پھر ایک ایڈیٹوریل شائع کر کے یہ رونا رویا ہے کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے سلامتی کونسل میں پاکستان کی صحیح نمائندگی نہیں کی ہے اور جس مقصد کیلئے انہیں وہاں بھیجا گیا تھا اس میں وہ ناکام رہے ہیں۔ آخر میں یہاں تک لکھا ہے کہ اگر کشمیر لینا ہے تو ضروری ہے کہ وزارت خارجہ سے چوہدری صاحب موصوف کو فوراً ہٹا دیا جائے۔ — خدا معلوم مولوی اختر علی خاں کے نزدیک پاکستان کی صحیح نمائندگی کے کیا معنی ہیں! کیا انہیں یہ بات رہ رہ کر کھٹک رہی ہے کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی مساعیٔ جمیلہ کی بدولت کشمیر کے مسئلہ پر دنیا کی رائے عامہ پاکستان کے حق میں ہو چکی ہے؟ کیا یہ دیکھ دیکھ کر زمیندار کے مدیر مسئول مولوی اختر علی خاں کے سینے پر سانپ لوٹ رہے ہیں کہ دنیا کے اطراف و جوانب سے چھپنے والے اخبار پاکستان کی حمایت اور ہندوستان کی مذمت میں اداریئے لکھ لکھ کر فریق مخالف کو ملامت کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جا رہے ہیں؟ کیا ظفر اللہ خاں کے نمائندہ ہو کر جانے پر زمیندار کے مدیر مسئول کی یہ بھی اس لئے ہے کہ وہ ہندوستان جو سلامتی کونسل میں مظلوم شکل بنا کر داد رسی کیلئے گیا تھا آج ظفر اللہ خاں کی معرکۃ الآراء بحث کے نتیجے میں خود غاصب قرار پا چکا ہے اور اب لینے کے دینے پڑ رہے ہیں؟ اگر ایسا نہیں ہے تو زمیندار کے مدیر مسئول پاکستان کے کئے کرائے پر پانی پھیرنے اور اس طرح ملکی مفاد کو نقصان پہنچانے پر کیوں تلے ہوئے ہیں؟

زمیندار کے مدیر مسئول کے متعلق ہمارے ان خدشات کو جن کا ہم نے اوپر اظہار کیا ہے اس حقیقت سے بھی تقویت پہنچتی ہے کہ مولوی اختر علی خاں اور ان کا خاندان مسلمانانِ کشمیر کو انسانیت سوز مظالم کا نشانہ بنانے والے اور ہوس اقتدار میں ان پر عرصۂ حیات تنگ کرنے والے مہاراجہ کشمیر کا پرانا نمک خوار اور مدح سرا ہے۔ جب بھی کشمیر کا مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش ہوتا ہے اور پاکستان کا نمائندہ اپنے ملک کی نمائندگی کرتے ہوئے مسلمانانِ کشمیر کے لئے حق و انصاف کا مطالبہ کرتا ہے تو مہاراجہ کشمیر کے یہ پرانے نمک خوار اپنے اخبار میں شور مچا مچا کر دنیا پر یہ واضح کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ پاکستان کا نمائندہ جو کچھ کہہ رہا ہے اس سے ہمیں اتفاق نہیں ہے یہ شخص ہماری نمائندگی نہیں کرتا۔ یہ شخص اس قابل نہیں ہے کہ اسے سلامتی کونسل پاکستان کا نمائندہ تسلیم کرے یا اس کی بات کو کوئی وقعت دے۔ کیا زمیندار کے مدیر مسئول اس طرح مہاراجہ کشمیر کا حق نمک ادا کر کے پاکستان کے ساتھ صریح غداری کے مرتکب نہیں ہوتے؟ کیا ان پر پاکستان کا ایک وفادار شہری ہونے کی حیثیت میں یہ واجب نہیں ہے کہ اس حال میں کہ جب پاکستان کا نمائندہ سلامتی کونسل میں اپنے ملک کا نقطۂ نگاہ پیش کر رہا ہو تو وہ اس کی آواز کو تقویت پہنچائیں۔ اس کی تائید و حمایت میں زوردار مقالے لکھ کر سلامتی کونسل میں واضح کریں کہ اس کا مطالبہ ساری قوم کا مطالبہ ہے اور اس کو رد کرنا کسی حال میں بھی اچھے نتائج پیدا نہیں کر سکتا۔ ایسا کرنے میں اگر مہاراجہ کشمیر کی نمک خواری کو قربان کرنا پڑتا ہے تو وہ اس سے دریغ ہی نہ کریں۔ بلکہ نمک خواری کی پرانی لعنت کو اس طرح اتار پھینکیں کہ رگ رگ میں رچا ہوا اس کا تمام اثر زائل ہو جائے۔ مہاراجہ کشمیر کے ایک پرانے مدح سرا اور نمک خوار کا اس طرح نازک مواقع پر وزیر خارجہ کے خلاف گند اچھالنا کسی صورت میں بھی خالی از علّت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بالخصوص اس حال میں کہ جب ان کا اپنا اخبار مہاراجہ کشمیر کی نمک خواری اور قصیدہ خوانی کے قصوں سے بھرا پڑا ہے۔ چنانچہ زمیندار کے مدیر مسئول کے والد مولوی ظفر علی خاں کا مہاراجہ کشمیر کی شان میں ایک قصیدہ تو آج تک مشہور چلا آتا ہے۔ یہ قصیدہ زمیندار میں ”دو دو باتیں“ کے عنوان سے شائع ہوا تھا۔ اس کے چند شعر ملاحظہ ہوں:

اے جواں سال مہاراجہ کہ بزم کشمیر
گونجتی ہے ترے اخلاق کے افسانوں سے

اے کہ آراستہ ہے نامۂ عظمت تیرا
بخت و دولت کے چمکتے ہوئے عنوانوں سے

ہے یہی میری تمنا کہ تشکر کی زباں
نہ کبھی عہدہ برآ ہو ترے احسانوں سے

چن کے لایا ہوں میں اخلاص و صداقت کے یہ پھول
تیرے ہی لطف و نوازش کے گلستانوں سے

جب کبھی ہو تجھے فرصت تو ان اشعار کو سن
اپنے دربار کے خوش لہجہ غزل خوانوں سے

(زمیندار ۲۹ر اکتوبر ۱۹۳۱ء)

مولوی ظفر علی خاں کا مہاراجہ کشمیر کی اس طرح ثنا بیان کرنا اور پھر اس کے لطف و نوازش کو یاد کر کے اپنی اس تمنا کا اظہار کرنا کہ اس کے احسانوں سے تشکر کی زباں کبھی عہدہ برآ نہ ہو سکے۔ موجودہ حالات میں بالخصوص انتہائی مخدوش نظر آتا ہے۔ ایسے لوگ اگر عین اس وقت جبکہ سلامتی کونسل کشمیر جیسے نازک مسئلہ پر غور کر رہی ہو۔ وزیر خارجہ کے خلاف گند اچھالتے اور پاکستان کے مفاد کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ تو کیا یہ اس بات کی علامت نہیں ہے۔ کہ یہ پرانے نمک خوار خسروانہ لطف و عنایات کے باعث دربودہ مہاراجہ کا ساتھ دینے پر مجبور ہیں۔ انہیں اس امر کی تو پروا نہیں۔ کہ کشمیر پاکستان میں شامل ہو۔ اور اس کے چالیس لاکھ مسلمان آزادی کی زندگی بسر کر سکیں۔ البتہ یہ غم انہیں کھائے جاتا ہے۔ کہ ان کے محسن یعنی مہاراجہ کشمیر کا اقبال سلامت رہے۔ اس کی خاطر اگر وزیر خارجہ پر کیچڑ اچھالنے پڑیں۔ تو پروا نہیں۔ اگر اس گند اچھالنے کے نتیجے میں اسکی آواز بے اثر ہوتی ہے۔ اور پاکستان کے مفاد کو نقصان پہنچتا ہے۔ تو فھو المراد۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

پھر اگر یہ دیکھا جائے۔ کہ مہاراجہ کشمیر کی شان میں یہ قصیدہ کیوں لکھا گیا۔ تو یہ حقیقت واشگاف ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ کہ وہ لوگ جو ہمیشہ سنہری روپہلی مصلحتوں پر ملت کا مفاد قربان کرتے چلے آئے ہیں۔ انہیں پاکستان کا مفاد بھی کبھی عزیز نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اس قصیدے کے لکھنے میں مولوی ظفر علی خاں پر اضطراری کیفیت کیوں طاری ہوئی۔ اور مہاراجہ کشمیر کے وہ کونسے احسانات ہیں۔ جن کے نیچے خود مولوی ظفر علی خاں اور ان کا خاندان دبا ہوا ہے؟ اس کا مفصل حال مدیر انقلاب کی زبانی سنیئے۔ جنہوں نے انہی دنوں افکار و حوادث کے کالم میں اس حقیقت پر سے پردہ اٹھاتے ہوئے لکھا تھا:

”مولانا ظفر علی خاں نے کشمیر سے تشریف لاتے ہی زمیندار کے صفحہ اول پر مہاراجہ کشمیر کی شان میں ایک قصیدہ رقم فرمایا ہے۔ جس کے پہلے دو شعر ملاحظہ ہوں:

اے جواں سال مہاراجہ کہ بزم کشمیر
گونجتی ہے ترے اخلاق کے افسانوں سے

اے کہ آراستہ ہے نامۂ عظمت تیرا
بخت و دولت کے چمکتے ہوئے عنوانوں سے

دو شعر لکھنے کے بعد معاً مولانا کو یہ خیال آیا کہ مہاراجہ صاحب کے دو ہزار کے عطیہ کا شکریہ بھی ضرور ادا کرنا چاہیئے۔ من لم یشکر الناس الخ تو آپ نے جھٹ یہ شعر ارشاد فرمایا ؎

ہے یہی میری تمنا کہ تشکر کی زباں
نہ کبھی عہدہ برآ ہو ترے احسانوں سے

مہاراجہ صاحب کے حق میں بہت لمبی چوڑی دعا کے بعد پھر آپ کے خسروانہ ”لطف و نوازش“ کا خیال آیا۔ اور یہ عقیدت مندانہ شعر آپ کے قلم مدحت رقم سے ٹپک پڑا۔ ؎

چن کے لایا ہوں میں اخلاص و صداقت کے یہ پھول
تیرے ہی لطف و نوازش کے گلستانوں سے

آخر میں مہاراجہ کشمیر کو یہ رنگین مشورہ بھی دیا گیا ہے کہ میری یہ نظم دربارِ کشمیر کے اربابِ نشاط خصوصاً ہیرا بائی کو حفظ کرا کر سنی جائے۔ ؎

جب کبھی ہو تجھے فرصت تو ان اشعار کو سن
اپنے دربار کے خوش لہجہ غزل خوانوں سے

ایک زمانہ تھا۔ کہ اس قسم کے جذبات عقیدت سلطان ابن سعود کے لئے مخصوص کئے جاتے تھے۔ نہایت شاندار قصیدے لکھے جاتے تھے۔ اور اسی سلسلے میں مولوی اسمٰعیل غزنوی بھی ممدوح بنے ہوئے تھے۔ جن کو آج گالیاں دی جا رہی ہیں۔ لیکن وہ سرچشمۂ فیوض مدت سے بند ہو چکا ہے۔ ؎

آں قدح بشکست و آں ساقی نماند

اس کے بعد اعلیٰ حضرت امان اللہ خاں غازی کی مدح سرائی میں زورِ تحریر صرف کیا جاتا رہا۔ لیکن کچھ مدت سے ”راتب“ نہ ملنے کی وجہ سے وہ زور بھی بڑی حد تک ٹوٹ چکا ہے۔ اب مہاراجہ سر ہری سنگھ بہادر ”فرمانروائے کشمیر“ سے ”دو دو باتیں“ ہو رہی ہیں۔ مولانا کو نیا ممدوح مبارک ہو۔

غالباً یہ ”دو دو باتیں“ کا عنوان دو ہزار کی رعایت سے تجویز کیا گیا ہے۔ اگر چار ہزار ملتے تو ممکن ہے۔ کہ نظم کا عنوان ”چار چار باتیں“ تجویز کیا جاتا۔

تاہم ہم یہ ضرور عرض کریں گے۔ کہ مولانا کے اشعار آبدار دو ہزار میں بہت سستے ہیں۔ اگر ہمارے پاس دولت ہوتی۔ تو ہم مولانا صاحب کے شستہ اور شگفتہ اشعار میں سے ایک ایک شعر پر دو دو ہزار نثار کر دیتے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب کشمیر سخن فہم نہیں ہیں۔ زمیندار جیسا جلیل القدر اخبار اس کے مالکوں کے جلیل القدر مصارف اور صرف دو ہزار روپیہ۔ آہ ناقدردانی!

ابنائے زمانہ پر سرپیٹ لینے کو جی چاہتا ہے۔ چودہ سو روپے اختر صاحب قرض ادا کرنے کے بہانے سے لیکر چل دیئے۔ باقی رہ گئے چھ سو۔ تین سو دفتر کے کام میں آئے۔ دو سو گھر میں دے دیئے گئے۔ اور صرف ایک سو کی حقیر رقم مولانا کے حصہ میں آئی۔ ؎

یوں پھر ہی اہل کمال آشفتہ حال افسوس ہے
اے کمال افسوس ہے تجھ پر ہزار افسوس ہے

(ماخوذ از انقلاب)

ان حقائق کی روشنی میں یہ بات عیاں ہو جاتی ہے۔ کہ وہ لوگ جو محض چند ہزار کی خاطر دشمنوں کے ہاتھوں میں کھیلنے کے عادی ہوں۔ ان سے کسی خیر کی توقع بے معنی ہے۔ جب مولوی ظفر علی خاں اور ان کے خاندان پر مہاراجہ کشمیر کے احسانات اس قدر ہیں۔ کہ یہ لوگ اظہار تشکر سے تا قیامت عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ تو پھر آج یہ کشمیر کے معاملے میں مہاراجہ کا مخلصانہ چاہ کر احسان فراموشی کے کیسے مرتکب ہو سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جونہی پاکستان کے وزیر خارجہ ۴۰ لاکھ مسلمانان کشمیر کے حق میں آواز بلند کرتے ہوئے یو۔ این۔ او میں پہنچتے ہیں۔ تو مولوی اختر علی خاں کی پسلی پھڑکنی شروع ہو جاتی ہے۔ اور مہاراجہ کشمیر کا نمک انہیں نچلا بیٹھنے نہیں دیتا۔ اور وہ قریہ بہ قریہ گھوم کر چلانا شروع کر دیتے ہیں

[illegible] نہیں ہے۔ ایک لحاظ سے بار[illegible] ہی ہے جبکہ ظفر اللہ مہاراجہ کشمیر کے قدیمی نمک خواروں کا نمائندہ ہو بھی کیسے سکتا ہے۔ وہ وہاں نمائندگی کرتا ہے پاکستان کی نہ کہ مہاراجہ کشمیر کے پروردہ اختر علی خاں کی۔ لیکن بیرونی دنیا پر اس ڈھونگ اور واویلا کا جو اثر پڑتا ہے۔ وہ پاکستانی مفاد کے حق میں زہر ہلاہل سے کم نہیں ہے۔ اسی لئے آج مسئلہ کشمیر کی نزاکت اور پاکستان کا مفاد پکار پکار کر تقاضا کر رہا ہے۔ کہ مولوی اختر علی خاں جیسے عاقبت نااندیش لوگوں کا جو مہاراجہ کشمیر کا نمک کھا کھا کر پروان چڑھے ہیں۔ منہ بند کیا جائے۔ اگر یہ لوگ بے ناتھے بیل کی طرح دندناتے اور ملکی مفاد کو پیروں تلے روندتے رہے۔ تو پھر پاکستان کا کامیاب ہونا مشکل ہو جائے گا۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اگر کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہو رہا۔ تو ہندوستان اور اقوام متحدہ کے ساتھ ساتھ اس کی ذمہ داری مولوی اختر علی خاں جیسے مہاراجہ کشمیر کے پرانے نمک خواروں پر بھی ہے۔ جو وزیر خارجہ پاکستان کے خلاف گند اچھال اچھال کر پاکستان کی آواز کو بے اثر بنانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔

تعلیم و تربیت

ہر چیز کی قدر و قیمت کے خاص خاص اوقات ہوتے ہیں۔ آج جبکہ اسلام کو خدمت اور قربانی درکار ہے۔ آپ کا وقت نہایت درجہ قابل قدر چیز ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تازہ خطبہ میں نوجوانوں سے وقف زندگی کی اپیل کی ہے۔ ہم میں سے کون نہیں جانتا۔ کہ اشاعت اسلام ہماری جماعت کا طرۂ امتیاز ہے۔ کیوں نہ ہو؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت ہی یہ ہے۔ پس آج اشاعت اسلام کے میدان میں آپ کی خدمات بکار ہیں۔ اب موقع ہے۔ کہ آپ اسلام کے لئے اپنے درد اور قلق کا اظہار کرنے کے لئے نکلیں۔ اور ان سعادت مند فرزندان اسلام کی صف میں کھڑا ہونے کا فخر حاصل کریں۔ جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کر کے دکھلا دیا ہے۔ اور جن کے کارہائے نمایاں رہتی دنیا تک ان کی یاد تازہ رکھیں گے۔ آئیے اور قرون اولیٰ کے مجاہدین کے زمرے میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیجئے روحانیت کی پیاسی تڑپتی ہوئی روحیں آپ کی خدمات کی منتظر ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کمر ہمت باندھنے کی توفیق دے۔ اللھم انصر من نصر دین محمد واجعلنا منھم۔ آمین (ناظر تعلیم و تربیت)

کراچی کے احباب توجہ فرمائیں

میرا اکلوتا لڑکا محمد مفلح جو عبد الستار کے نام سے بھی مشہور ہے۔ ڈیڑھ دو ماہ ہوئے۔ سندھ کی طرف چلا گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ اب کراچی میں ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے۔ تو اسے واپس لاہور یا ربوہ آنے کی ترغیب دیں۔ اس کی والدہ سخت گھبرائی ہوئی ہے۔ عمر ساڑھے سولہ سال قد لمبا۔ بدن پتلا۔ رنگ گندمی مائل بہ سیاہی۔ نیز مجھے بھی اطلاع دی جائے۔ (حکیم عبد اللطیف شاہد منیجر دفتر لیسرنا القرآن ربوہ)

خریداران مصباح کو ضروری اطلاع

دسمبر میں مصباح کا جلسہ سالانہ نمبر شائع ہونے کی وجہ سے ماہ نومبر کا پرچہ شائع نہیں ہو رہا۔ نیز مصباح کے لئے اہل قلم بزرگوں اور بھائیوں اور بہنوں سے مضامین ارسال کرنے کی درخواست ہے مصباح کے لئے ہمیں ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے۔ جلسہ سالانہ نمبر جن احباب نے ریزرو کروانا ہو۔ وہ بھی جلد مطلع فرماویں۔

منظوری عہدداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی منظوری تا ۳۰ اپریل ۱۹۵۳ء دی جاتی ہے
احباب نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

	نام	عہدہ	نام جماعت
۱	ماسٹر مولا بخش صاحب	پریذیڈنٹ	محمد آباد اسٹیٹ سندھ
	ڈاکٹر محمد احتشام الحق صاحب	وائس پریذیڈنٹ	"
۲	میاں احمد دین صاحب	پریذیڈنٹ	کھیوال تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ
	میاں محمد علی صاحب	سیکرٹری مال	"
(۳)	چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب	پریذیڈنٹ	بھڑی چٹھہ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
	چوہدری بشیر احمد صاحب	سیکرٹری مال	"
۴	چوہدری نظام الدین صاحب	پریذیڈنٹ	سرشمیر روڈ تحصیل و ضلع لائلپور
	میاں جان محمد صاحب	وائس پریذیڈنٹ	"
	مولوی عبد الرحمن صاحب	سیکرٹری مال	"
	میاں جان محمد صاحب	سیکرٹری تعلیم و تربیت	"
	چوہدری عبد الرحمن صاحب آف ڈلہ	سیکرٹری ضیافت	"
	چوہدری دین محمد صاحب	سیکرٹری امور عامہ	"
	میاں جان محمد صاحب	سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ	"
۵	سید محمود شاہ صاحب	سیکرٹری مال	ڈیرہ غازی خان

خدام الاحمدیہ — اور — اخلاق فاضلہ

کسی قوم کے مستقبل کا مدار اس کے نوجوانوں پر ہوتا ہے۔ جس قوم کے نوجوانوں کے اخلاق اچھے ہوں۔ اس کا مستقبل بھی نہایت درخشندہ ہوتا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی اغراض میں سے ایک غرض یہ بھی ہے۔ کہ خدام صحیح اسلامی اخلاق کے حامل ہوں۔ لہٰذا اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے یہ سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ کہ اخبار الفضل میں اخلاق و آداب کے متعلق چھوٹے چھوٹے نوٹ شائع کئے جایا کریں۔ تاکہ احمدی نوجوان اپنے آپ کو ان اخلاق کا آئینہ دار بنائیں۔ ذیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد مبارک کا اردو ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے "حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ایک مسلمان کے ذمہ دوسرے مسلمان بھائی کے چھ حقوق ہیں۔

۱۔ مریض کی عیادت (۲) وفات یافتہ کی تجہیز و تکفین میں شریک ہونا۔ (۳) قبولیت دعوت (۴) عند الملاقات السلام علیکم کہنا (۵) تشمیت عطس یعنی چھینکنے والا الحمد للہ کہے۔ تو اس کو یرحمکم اللہ کہنا۔ (۶) اپنے بھائی کی موجودگی اور غیر حاضری میں اس کی خیر خواہی کرنا (مشکوٰۃ کتاب الاداب)

جملہ نوجوانان احمدیت سے استدعا ہے۔ کہ وہ ان حقوق کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر توجہ فرمائیں قائدین و زعماء مجالس خدام الاحمدیہ سے بھی امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی مجالس کے خدام کو ان اخلاق کا حامل ہونے کی تلقین و تحریک فرماتے رہیں گے۔ (مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں ریکارڈنگ مشینوں کے متعلق ضروری اعلان

"جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بعض احباب ریکارڈنگ مشینیں لایا کرتے ہیں۔ اس بارہ میں اگر ضروری احتیاط نہ برتی جائے۔ تو آلہ نشر الصوت کی آواز میں نقص پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ اس لئے امسال یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جو احباب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تقاریر ریکارڈ کرنا چاہیں۔ وہ ۱۵ دسمبر سے پہلے پہلے دفتر ہذا میں درخواست بھجوا دیں۔ اس کے بعد کسی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔ درخواست میں یہ وضاحت بھی کی جائے۔ کہ کون کون سی تقاریر ریکارڈ کرنی ہیں۔ یہ ضروری ہوگا۔ کہ ریکارڈنگ مشین کے مائیکروفون کی تار ۲۰ یا ۲۵ فٹ لمبی ہو۔ اسی طرح ریکارڈنگ مشین کے فکسچرز FIXURES یا مناسب سٹینڈ بھی ساتھ ہوں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

ہمارا "بدر"

الحمد للہ! کہ اخبار "بدر" قادیان باوجود گوناگوں دقتوں و مشکلات کے احباب کرام کے تعاون کے ماتحت دن بدن ترقی کی طرف جا رہا ہے۔ مگر موجودہ زمانہ کے صورت حال کے پیش نظر یہ ترقی قابل اطمینان نہیں۔ ہمیں اور زیادہ جدوجہد کی ضرورت ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے "بدر" کے اجراء کے موقعہ پر فرمایا۔

"سب سے پہلے تو میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اخبار کو بہتر سے بہتر کام کرنے کی توفیق بخشے اور اس اخبار کے چلانے والوں کو ظاہری اور باطنی علوم عطا کرے۔ جن سے وہ قوم اور ملک کی صحیح راہنمائی کر سکیں اور جماعت احمدیہ کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس اخبار کو خریدے اور اخبار کی اشاعت کو وسیع سے وسیع کرتے چلے جائیں اور ملک کے ہر گوشے میں اس کو پھیلا دیں یہاں تک کہ یہ اخبار روزانہ ہو جائے"۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے الفاظ کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ اخبار کے ۴۳ پرچے احباب کے پاس جا چکے ہیں۔ مگر اس کی اشاعت کو وسعت دینا احباب جماعت احمدیہ کا اولین فرض ہے۔ اتنے بڑے وسیع ملک میں تعلیمی تربیتی اور تبلیغی اغراض کو پورا کرنے کے لئے صرف اس کا ہفتہ وار نکلنا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اگر احباب اکرام ہمارے ساتھ خاص تعاون فرماتے ہوئے پوری پوری سعی فرمائیں تو کچھ بعید نہیں کہ ہم اس اخبار کو ہفتہ وار سے سہ روزہ اور سہ روزہ سے روزانہ کر سکیں۔ کیونکہ ملک میں تبلیغی اور تربیتی ضروریات اس قدر ہیں اور ایک خاص تعداد پیغام آسمانی کو سننے کی منتظر بیٹھی ہے اور یہ سب کچھ احباب جماعت کے تعاون سے ہی ممکن ہے سو:۔

(۱) تمام صاحب استطاعت احباب اخبار "بدر" کے خریدار بنیں اور خریدار بننے کے بعد باقاعدگی کے ساتھ چندہ اخبار ادا کریں۔ اور کسی صورت میں بھی بقایا نہ ہونے دیں۔

(۲) تمام احباب پوری جدوجہد سے اپنے رشتہ داروں اور دوستوں اور دوسرے لوگوں کو اس اخبار کے خریدار بنائیں اور اس طرح خریداروں کی تعداد بڑھائیں۔ اس طریق پر نہ صرف خود مرکز سے وابستگی کا سامان کریں بلکہ ملک کے ہر احمدی کو مرکز کی آواز صحیح طور پر پہنچانے کے لئے بدر بھی اپنی خدمت باحسن وجوہ کر سکتا ہے۔

(۳) جو دوست استطاعت رکھتے ہوں وہ علاوہ اپنا چندہ ادا کرنے کے زائد چندہ بھی بھجوائیں۔ تاکہ اس سے معزز غیر احمدی احباب اور سرکاری افسران کو اخبار مفت روانہ کیا جائے اور اس طرح اسلام اور احمدیت کی تبلیغ میں وسعت پیدا ہو۔

(۴) جو دوست مضامین لکھنے کی قابلیت رکھتے ہوں وہ ضرور باقاعدگی کے ساتھ اپنے مضامین اخبار میں اشاعت کیلئے بھجواتے رہیں۔

(۵) اگر کسی دوست کو اخبار میں کوئی نقص یا کمی معلوم ہو یا اس کی ترقی کیلئے کوئی تجویز ذہن میں آئے تو وہ ہمیں لکھ کر ممنون فرمائیں۔

(۶) سب سے اہم امداد ہماری بذریعہ دعا ہو سکتی ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی نصرت و مدد کے بغیر سب محنتیں رائیگاں اور سب کوششیں اکارت جاتی ہیں۔ پس احباب خاص دعاؤں سے بھی ہماری مدد فرمائیں کہ خدا تعالےٰ اپنے خاص فضل و احسان سے ہماری کوششوں میں برکت دے اور اس اخبار کے نور کو چار دانگ عالم میں پھیلانے کا موجب بنائے اور ہم سے وہ کام لے جو اس کی رضا کے مطابق اور اس کی خوشنودی کے حصول سے ممسوح ہو۔

اللہ تعالےٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے متعلق جو خواہش ظاہر کی ہے ہم اس کو احسن طور پر پورا کرنے والے ثابت ہوں اور جو ہم میں خامیاں ہیں اللہ تعالےٰ ان کو دور کرے۔ آمین

مینجر اخبار بدر قادیان

اول المخالفین کون تھے؟

(از مکرم سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ)

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے فرمایا ہے وَآمِنُوا بِمَا أَنزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ ۖ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ (بقرہ ع ۵)

یعنی تم ایمان لاؤ اس پر جو میں نے نازل کیا دراں حالیکہ وہ مصداق ہے اس کا جو تمہارے پاس ہے لہٰذا تم اس کی بعثت کے بعد اس کے اوّل المنکرین اور اشد المخالفین نہ بنو اور میرے احکام کے ذریعہ تھوڑا مول نہ خریدو بلکہ مجھ سے ڈرو۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو یہ ہدایت فرمائی تھی کہ جب تم سنو کہ امام ظاہر ہو گیا ہے تو تم پر اس کی جماعت میں داخل ہونا فرض ہے۔ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے (صحیح مسلم)

مگر افسوس کہ جن مسلمانوں کو یہ تاکید کی گئی ان کے علماء بھی موعود امام پر ایمان لانے کی بجائے پہلے لوگوں کی طرح اول المنکرین ہونے کا فخر حاصل کرنے کے درپے ہو گئے۔ چنانچہ مولوی اختر علی خاں نے گوجرانوالہ کی احراری کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ:۔

واقعہ یہ ہے کہ سب سے پہلے شخص والد محترم حضرت مولینا ظفر علی خاں مدظلہ العالی ہی ہیں جنہوں نے اس فرقہ ضالہ کے خلاف باقاعدہ اور منظم تحریک کی بنا ڈالی"

(زمیندار ۴ نومبر ۵۲ء)

حالانکہ یہ صریح احراری کذب بیانی کا مظاہرہ ہے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

"مرزا صاحب کے دعویٰ پر سب سے اوّل مخالف مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تھے جنہوں نے مرزا صاحب کے خلاف علماء کرام سے ایک فتویٰ لیا اور اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں شائع کیا مگر حق یہ ہے کہ بعد اس فتویٰ کے مرزا صاحب نے دبائے دبنے کے اپنے خیالات اور مقالات میں جو ترقی کی ان کو دیکھتے ہوئے یہ فتوے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے تھے"

(مفصل دیکھو تاریخ مرزا از مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری)

اب احراری علماء خود ہی فیصلہ کر لیں کہ امام موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اول المنکرین اور اشد المخالفین ہونے کا سیاہ داغ کس پر ہے؟ نیز وہ یہ بھی غور کریں کہ آئندہ جب ان کی نسلیں احمدیت میں داخل ہوں گی اور یقیناً ہوں گی انشاء اللہ تو ان اوّل المنکرین اور مخالفین کی ان فخریہ تحریرات کو پڑھ کر وہ ان کی نسبت کیا کچھ نہ کہیں گی؟

فتدبّروا

~~~~~~~~
~~~~~~~~

مشرق وسطیٰ میں بے چینی کے سیلاب کو محض اقتصادی مراعات سے نہیں روکا جا سکتا

عراق کے فسادات پر برطانوی اخبار کا تبصرہ

لندن ۲۵ نومبر۔ مقامی مبصرین یہ دریافت کر رہے ہیں کہ عراق کے جن فسادات کو کمانڈر انچیف جنرل نور الدین محمود نے وزارت عظمےٰ پر قبضہ کر کے فرو کر دیا ہے وہ محض ایران اور مصر کے حالات کا عکاس پر تو تھے یا وسیع پیمانے پر تحریک شروع ہونے کی تمہید ہے۔ "ڈیلی ٹیلیگراف" نے یہ سوال دریافت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کا فیصلہ کرنا ابھی قبل از وقت ہے تاہم صورت حال "تشویشناک" ہے۔

ٹیلیگراف نے لکھا ہے کہ ان فسادات کے رونما ہونے کے بعد ہم غلط نظریات تبدیل ہو جانے چاہئیں کہ مشرق وسطیٰ میں قومیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو اقتصادی رعائتوں سے روکا جا سکتا ہے۔ ایران میں ایسا نہیں ہو سکا اور نہ ہی عراق میں ایسا ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے۔ جب جنرل محمود نے وزیراعظم کی حیثیت سے سرکاری نظم و نسق کو سنبھالنا شروع کیا۔ تو بغداد کی گلیوں میں ٹینک، چکر لگا رہے تھے۔ انہوں نے ریجنٹ امیر عبد الالہ کی دعوت پر وزارت عظمےٰ کے علاوہ دفاع اور وزارت داخلہ کے قلمدان بھی سنبھال لئے ہیں شہر کے تمام کلیدی مقامات پر فوج کا قبضہ ہے اور تمام غیر ملکی سفارت خانوں کی حفاظت بھی کی جا رہی ہے۔

(اسٹار)

دنیا بھر میں جاپانی تجارت کم ہو رہی ہے

ٹوکیو ۲۵ نومبر۔ جاپان کے بنے ہوئے دھات کے مصنوعات اس قدر مہنگے پڑ رہے ہیں کہ دوسرے ملکوں کے مقابلہ کی وجہ سے جاپان سے بہت بڑی مقدار میں آرڈر چھن رہے ہیں۔ حتیٰ کہ نئے وزیر تجارت کو صورت حال کے متعلق خاص رپورٹ طلب کرنی پڑی ہے۔

قیمتوں کی اس زیادتی کے باعث جاپان کے لوہے اور فولاد کی برآمد میں بہت زیادہ کمی ہو رہی ہے۔ اکتوبر کے پہلے پندھواڑے میں جو برآمدی اعداد و شمار شائع کئے گئے ہیں۔ ان سے اس کمی کا پتہ چلتا ہے۔ جولائی اگست اور ستمبر کے مہینوں میں ماہانہ برآمد کی مقدار ۲۰۰،۰۰۰ ٹن تھی۔ مگر اکتوبر کے نصف مہینے میں ۳۵،۰۰۰ ٹن مال برآمد کیا جا سکا۔ (اسٹار)

ایران میں روس کی طرف سے ڈاکٹر مصدق کے خلاف پراپیگنڈا

لندن ۲۵ نومبر۔ تہران سے ڈیلی ٹیلیگراف کا وقائع نگار رقمطراز ہے کہ روسی ٹرانسمیٹروں کے ذریعے سے ایران کے شمالی صوبوں میں حکومت ایران اور ڈاکٹر مصدق کی کابینہ کے خلاف معاندانہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اور لوگوں کو ترغیب دلائی جا رہی ہے کہ وہ "آزادی" حاصل کرنے کی جدوجہد کریں۔

شمالی علاقوں میں اشتراکی عناصر بھی ایسی تحریکوں کو ہوا دے رہے ہیں۔ ایران کے وزیر تعلیم ڈاکٹر اظہر نے ترکستان ریڈیو پر کردوں کو تلقین کی ہے کہ اپنے قومی اتحاد کی حفاظت کریں۔ اور غیر ملکی ریشہ دوانیوں سے خبردار رہیں۔ (اسٹار)

جیٹ طیارے پانی میں اتر سکیں گے

نیویارک ۲۵ نومبر امریکی بحریہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ انہوں نے طیاروں کے پانی میں اتر سکنے کا انتظام کیا ہے۔ ان طیاروں کو بری اڈے پر پہنچنے تک پانی میں دکھا جا سکتا ہے۔ جہاں آبدوز کشتیاں انہیں ٹیل پہنچائیں گی۔ (اسٹار)

طیاروں کیخلاف بے پناہ طوفانی ہوائیں

لندن ۲۵ نومبر۔ برطانی ماہرین موسمیات ۳۰،۰۰۰ اور ۵۰،۰۰۰ فٹ کی بلندی پر اسرار فضائی حالات کی تحقیقات میں مصروف تھے۔ ان کا خیال ہے کہ انہوں نے بہت سے طیاروں کی حیرت انگیز گمشدگی کا راز معلوم کر لیا ہے۔

ان کا بیان ہے کہ اس سوال کا جواب ان نہایت تیز رفتار ہواؤں کی تنگ رووں میں مضمر ہے۔ جن کی رفتار ۳۰۰ میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔

شمالی افریقہ، آسٹریلیا اور جاپان کی فضاؤں میں ہواؤں کی یہ تیز رفتار ندیاں ہمیشہ موجود رہتی ہیں یہ فضائی ندیاں اکثر طیاروں کی پر اسرار گمشدگی کی ذمہ دار ہیں۔ یہ طیارے خطرے کا سگنل کئے بغیر ہی گر کر تباہ ہو جاتے ہیں۔ ہواؤں کی تیزی اور تندی انہیں سنبھلنے کا موقعہ ہی نہیں دیتی۔

تاہم خیال ہے کہ ان تباہ کن طاقتوں کو جو قابو میں کر کے ان سے مفید کام لئے جا سکیں گے ان سے پوری طرح واقفیت حاصل کرنے کے بعد پائلٹ ان ہواؤں کے رخ پر طیاروں کو چلائیں گے اور اس طرح ان کی رفتار میں بھی بہت اضافہ ہو گا۔ اور پٹرول کا خرچ بھی کم ہو جائے گا۔ ان ندیوں کے متعلق زیادہ تر معلومات موسمی تحقیقاتی غباروں کے ذریعے حاصل ہوئی ہیں

(اسٹار)

خواجہ ناظم الدین دولت مشترکہ کے وزراء سے کشمیر کے متعلق تبادلہ خیالات کرینگے

لندن ۲۵ نومبر۔ خواجہ ناظم الدین نے یہاں پہنچنے کے بعد بتایا۔ کہ نیویارک میں اقوام متحدہ کی بحث سے مسئلہ کشمیر کے متعلق اگر کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا۔ تو وہ دولت مشترکہ کے دیگر وزرائے اعظم کے ساتھ اس کے متعلق بات چیت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ گفت و شنید کانفرنس سے باہر ہو گی —— اگرچہ انہوں نے حتمی طور پر اس کا ذکر نہیں کیا۔ لیکن وہ واضح طور پر یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ کشمیر کا مسئلہ ایک عظیم، اقتصادی اور بین الاقوامی مسئلہ ہے۔ اور سٹرلنگ علاقوں کے اقتصادی جائزہ لیتے وقت دولت مشترکہ کے تمام ارباب اختیار کو اسے بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

خواجہ ناظم الدین اور دیگر پاکستانی مندوبین کا یہ مصمم ارادہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جمعرات کو شروع ہونے والی بحث میں وہ بہت زیادہ حصہ لیں گے۔

خواجہ صاحب کے الفاظ میں "موجودہ مشکل دور میں دنیا جن اقتصادی اور مالی مسائل سے دوچار ہے دولت مشترکہ کو ان میں اکثر کو حل کرنے کا شاندار موقع حاصل ہے۔"

انہوں نے یہ بتانے سے انکار کر دیا۔ کہ مبادلے کے متعلق پاکستان کا رویہ کیا ہو گا۔ انہوں نے کہا۔ کہ اس موضوع پر کانفرنس سے باہر بات چیت کرنا مناسب نہیں ہے۔ تاہم ان کے طرز گفتگو سے یہ صاف عیاں ہوتا تھا۔ کہ ان کی رائے کے مطابق بحث کا اصل موضوع سٹرلنگ کا مبادلہ ہی ہو گا۔

مسٹر فضل الرحمن وزیر تجارت بھی خواجہ ناظم الدین کے ساتھ آئے ہیں۔ آپ بھی بہت محتاط تھے مگر کسی حد تک انہوں نے وضاحت کر دی ہے انہوں نے "اسٹار" کو بتایا کہ باہمی خیر سگالی کے جذبہ سے دولت مشترکہ کے اقتصادی مسائل حل ہو سکیں گے مگر ترقی کا مسئلہ جو پاکستان کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے ڈالر اور ہارڈ زیادہ تر سٹرلنگ کے مبادلے پر ہے۔

دریافت کیا گیا۔ کہ آیا پاکستان مبادلے کی حمایت کرے گا کہ نہیں۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ یہ بہت پیچیدہ سوال ہے۔ اور اس کا جواب دینے کے لئے ایک جامع تقریر کی ضرورت ہے۔ تاہم ان کے رویے سے یہ صاف ظاہر ہوتا تھا۔ کہ اگر پاکستان نے مشکل سے ملنے والی کرنسی کے علاقے کے ساتھ توازن قائم کر لیا تو وہ یقیناً اس کی حمایت کرے گا۔ (اسٹار)

ایران مبادلے کا معاہدہ کر لیگا

روم ۲۵ نومبر۔ ایران کی قومی تیل کمپنی کے صدر حسین مکی جو بظاہر نجی طور پر یہاں دورہ کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ ایرانی حلقوں کے بیان کے مطابق اپنے تیل کے عوض اطالوی صنعتی سامان حاصل کرنے کیلئے معاہدہ طے کرنے کی کوشش بھی کریں گے۔ اندازہ ہے کہ اٹلی کی ... کمپنی فیلٹ کے ساتھ مال کے مبادلے کا معاہدہ بھی طے کیا جائے گا۔ (اسٹار)

عراق میں سرد سست فوجی انقلاب کا خطرہ نہیں ہے

لندن ۲۵ نومبر۔ عراق کے وزیراعظم جنرل محمود کی طرف سے مارشل لاء کے اعلان کے بعد لندن کے باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ عراق میں کسی فوجی انقلاب کا خطرہ نہیں رہا چند دن قبل جو حالات رونما ہوئے تھے۔ ان کے سد باب کیلئے ایسے اقدامات ضروری ہو گئے تھے اور چونکہ خود ریجنٹ نے جنرل محمود کو اختیارات دیئے ہیں۔ اس لئے کوئی خطرہ نہیں ہے برطانیہ کے نائب وزیر خارجہ نے کل رات پارلیمنٹ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اس امر کی تصدیق کر دی ہے کہ حکومت برطانیہ ہر ممکن کوشش کرے گی۔ کہ عراق کے حالیہ واقعات کی بناء پر اینگلو عراقی دوستی میں خلل واقع نہ ہو۔ اور باہمی تعلقات کشیدہ نہ کئے جائیں۔

اینگلو عراقی معاہدے کی تجدید کا مسئلہ قدرتی طور پر انتخابات کے بعد ہی عراقی حکومت کو ہی طے کرنا ہو گا۔ تاہم اس بات کا امکان بھی ہے۔ کہ مشرق وسطیٰ کے لئے دفاعی تنظیم کے منصوبوں کے متعلق اس سے پہلے ہی کچھ کرنا پڑے۔ (اسٹار)

بنی عاص کی نئی پائپ لائن کا افتتاح

بیروت ۲۵ نومبر۔ بنی عاص میں کل شام کے سربراہ کرنل شیشکلی نے عراق پٹرولیم کمپنی کی نئی پائپ لائن کا افتتاح کر کے اس امر کی وضاحت کر دی ہے کہ حکومت شام اپنی اقتصادی خوشحالی کے لئے غیر ملکی مفاد سے تعاون کرنے کو تیار ہیں۔ کرنل شیشکلی نے ایک والو کھول کر ایک پائپ کے ذریعہ جہاز میں تیل کے جانے کا افتتاح کر دیا۔ چھ روز قبل شاہ عراق نے کرکوک میں اس پائپ لائن کا افتتاح کیا تھا۔ ۵۵۶ میل طویل اس لائن کے ذریعے سالانہ ۱۴،۰۰۰،۰۰۰ ٹن تیل گزرے گا۔ اور عراق تیل کی برآمد کو تین گنا کر سکنے کے قابل ہو جائے گا۔ (اسٹار)